لال مسجد آپریشن پر روزنامہ ڈان اور روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ

ڈاکٹر نورین علیم، ڈاکٹر مسرور خانم

ABSTRACT

The laws and policies for journalism proposed by the East India Company were enforced since the advent of Pakistan. On the pretext of posing threat to state's sovereignty, the democratic and military governments in Pakistan made stern amendments to curb freedom of expression against the ruling party. This had put halt to the ongoing process of investigative reporting. To analyze the level of investigative reporting on the incident of Lal Masjid and the search operation, the topic of "content analysis of the investigative reports published in daily Jang and daily Dawn regarding the Lal Masjid operation" has been selected to analyze the role of investigative reporting in the same context. The study was carried out with the help of qualitative content analysis using the probability sampling

technique. The conflict arose between the government of General (R) Pervez Musharraf and the administration of Lal Masjid when the construction of Sharaie Courts, rehabilitation of the demolished Masjids in Islamabad and the imposition of Shariah System in the surroundings of Lal Masjid was declared. Consequently the government tried to negotiate with the Lal Masjid administration which carried out no results. Hence, the operation took place on 4th July wiping out 70 people including 8 security workers.

خلاصہ تحقیق

قیام پاکستان کے بعد سے ہی ایسٹ انڈیا کمپنی کے صحافتی قوانین ملک میں نافذ کر دیے گئے تھے اس کے ساتھ ہی سیاسی اور فوجی حکومتوں نے میڈیا کی آواز کو دبانے کے لیے ان قوانین میں سخت ترامیم کیں اور حکومتی کارکردگی پر تنقید کو ملکی سلامتی سے منسلک کرتے ہوئے آزادی صحافت پر پابندی کا سلسلہ جاری رکھا جس کے باعث پاکستان میں عالمی معیار کی تفتیشی خبرنگاری کو پنپنے کا موقع نہیں مل سکا۔ ماضی کے ایسے حالات کے پس منظر میں تحقیق کے لیے ''سانحہ لال مسجد آپریشن پر روزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ'' کے موضوع کو اس لیے منتخب کیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ان دونوں اخبارات نے لال مسجد سانحے کے حقائق بتانے میں کیا کردار ادا کیا۔ مشرف دور میں لال مسجد انتظامیہ اور حکومت کے درمیان اس وقت تنازعہ پیدا ہوا جب لال مسجد انتظامیہ کی جانب سے شرعی عدالتوں کے قیام، اسلام آباد میں مسمار کی جانے والے مساجد کی فوری تعمیر اور لال مسجد کے اطراف میں شرعی نظام نافذ کرنے کا اعلان کیا گیا، حکومت نے لال مسجد انتظامیہ کے ساتھ مذاکرات کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔
بالآخر 4 جولائی کو آپریشن شروع ہوا جس میں آٹھ سیکورٹی اہل کاروں سمیت 70 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

موضوع کا تعارف

لال مسجد آپریشن مشرف دور حکومت میں اس وقت شروع ہوا جب جامعہ حفصہ کی طالبات نے چلڈرن لائبریری پر قبضہ کر کے حکومت کے احکامات پر اسلام آباد میں 80 کے قریب مسمار کی گئیں مساجد کو دوبارہ تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا تھا، ان طالبات نے اسلام آباد میں قائم ویڈیو شاپس کو بزور بند کروا دیا، شمیم نامی خاتون کو ان کی بہو، بیٹی اور پوتی سمیت اغوا کر لیا، جبکہ ان طالبات کے خلاف کارروائی کے لیے آنے والے پولیس اہلکار تک کو یرغمال بنا لیا گیا۔ اسی دوران لال مسجد کے مہتمم مولانا عبدالرشید نے ایک پریس کانفرنس میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی حدود میں شریعت نافذ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ (روزنامہ جنگ 18 اپریل 2007ء) جس کے بعد حکومت نے چوہدری شجاعت کو مذاکرات کے لیے لال مسجد انتظامیہ کے پاس بھیجا لیکن اس کے باوجود مذاکرات کامیاب نہیں ہو سکے اور آخر کار جولائی 2007 کو حکومت کی جانب سے لال مسجد میں آپریشن کیا گیا تھا۔ (روزنامہ جنگ 11 پریل 2007)

متعلقہ مواد کا جائزہ

لال مسجد آپریشن کے بارے میں نہ کسی قسم کا ریسرچ پیپر تیار ہوا اور نہ ہی تحقیقی مقالہ تحریر کیے گئے ہیں اس لیے متعلقہ مواد کے جائزہ میں لال مسجد آپریشن پر لکھی جانے والی کتابوں کو شامل کیا گیا۔ لال مسجد آپریشن کے موضوع پر تین مختلف مصنفین نے کتابیں تحریر کی تھیں جن میں صحافی اور متعدد کتابوں کے مصنف ''طارق اسماعیل ساگر نے 2007 میں ''پس پردہ حقائق لال مسجد آپریشن سائلنس'' کے عنوان سے کتاب تحریر کی۔ جس کا پبلشر ''محمد سید شاہ پرنٹنگ پریس تھا۔ اس کتاب میں لال مسجد آپریشن کا پس منظر اور لال مسجد آپریشن کے دوران لحہ بہ لحہ بگڑتی ہوئی صورتحال اخبارات کی زبانی پیش کی گئی۔ 4 جولائی 2007 کو شروع ہونے والے آپریشن کے خاتمے تک کے حالات و واقعات کو تحریر کیا گیا۔

جامعہ حفصہ کی پرنسپل ام حسان نے 10 اکتوبر 2007 میں ''سانحہ لال مسجد ہم پر کیا گزری؟'' کے موضوع پر ایک کتاب تحریر کی جس کی اشاعت شعبہ نشر و اشاعت: تحریک طلبہ و طالبات (لال مسجد) اسلام آباد

نے کی۔ام حسان نے اپنی لال مسجد آپریشن کے دوران گزرنے والے حالات کی آپ بیتی بیان کیں۔

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے ''نیگوشی ایٹنگ دی سائج آف دی لال مسجد(Negotiating the Siege of the Lal Masjid)کے موضوع کتاب شائع کی جس کے مصنف' آدم ڈولنک (Adam Dolink)اورخرم اقبال تھے۔اس کتاب میں لال مسجد سانحے کے ایک پہلو کو تفصیل سے تحریر کیا ہے،انہوں نے یہ بھی لکھا کہ لال مسجد انتظامیہ غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئیں اکیاسی مساجد کے مسمار کیے جانے پر حکومت سے ناراض تھی۔

تحقیق کے مقاصد:

''لال مسجد آپریشن کے دوران شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ'' کے موضوع پر تحقیق کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لال مسجد آپریشن آمرانہ (مشرف)دور حکومت میں کیا گیا، پاکستان میں نومولود الیکٹرونک میڈیا معرض وجود میں آ چکا تھا تاہم اس وقت الیکٹرونک میڈیا کو نابالغ کہنے کے باوجود قدرے آزاد قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔اس آزادی کے باوجود جب لال مسجد میں آپریشن شروع کیا گیا تو حکومت نے 3 جولائی 2007 تا 12 جولائی 2007 کے دوران کسی میڈیا پرسن کو لال مسجد تک رسائی حاصل کرنے نہیں دی تھی، بلکہ کرفیو لگا کر لال مسجد کے اردگرد کے کئی علاقے بند کر دیے گئے تھے اور وہ میڈیا پرسن جو لال مسجد سے کئی سو میٹر چھپ کر بیٹھے تھے ان کو بھی وہاں سے بھگا دیا تھا اور آپریشن کے آغاز کے ساتھ ہی صحافیوں کو سرنڈر پوائنٹ کیمپ سے بھی نکال دیا گیا تھا، اسپتال میں بھی کوریج کی اجازت نہیں تھی، بلکہ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ کوئی صحافی بھی اسپتال کے نزدیک نظر آیا تو اس کو گولی ماردی جائے گی۔12 جولائی 2007 کو قبرستان جانے پر بھی پابندی عائد کردی گئی تھی۔ان حالات میں جنگ اور ڈان اخبارات میں کون کون سی تحقیقی خبریں شائع کی گئی تھیں۔

تحقیقی طریقہ کار:

لال مسجد آپریشن کے دوران روزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کو

تحقیقی و تجزیاتی جائزہ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ تحقیق کا کچھ حصہ کمیتی اور زیادہ تر حصہ کیفیتی پر تحقیقی پر مشتمل ہے ، کیوں کہ عموما مقداری تعینات کے ذریعے ہی معلوم کی جانے والی کیفیت کے ثبوت فراہم کیے جاتے ہیں ۔ لال مسجد آپریشن پر شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کی تعداد کو چارٹ کی مدد سے اکٹھا کیا گیا ہے جب کہ نتائج کے لیے بھی تجزیہ مشتملات سے مدد لی گئی ہے۔

تجزیہ مشتملات: ''تجزیہ مشتملات کسی بھی طرح کے سامنے آنے والے، مواد کے حقیقت پسندانہ، منظّم و مرتب اور بذریعہ اعداد و شمار کیے جانے والے جائزے کا نام ہے'' (زبیری، 2009، ص 232)۔

جب کہ تحقیقی نمونے کے طور پر روزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان کو لیا گیا ہے ۔ روزنامہ جنگ پاکستان میں اردو کا سب سے زیادہ سرکولیشن والا اخبار ہے اور روزنامہ ڈان ملک میں انگریزی کا سب سے نامور اور سرکولیشن رکھنے والا اخبار ہے۔ ان دونوں اخبارات سے تفتیشی خبریں جمع کرنے کے بعد جدول کی مدد سے اس کے اعداد و شمار پیش کیا گیا ہے۔ دونوں اخبارات و تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا کہ کس اخبار نے زیادہ تفتیشی خبریں شائع کیں۔

نمونہ بندی: وزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان کے صفحے اول اور آخر پر لال مسجد آپریشن کے بارے میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کو تحقیق کے لیے منتخب کیا گیا ہے ۔ 'جمعیت یا کائنات سے مراد وہ تمام افراد ، واقعات یا اشیاء ہیں جن میں نمونہ اخذ کیا جاتا ہے اور کسی بھی کائنات یا جمعیت سے چند ارکان کے نمونے اخذ کرنے کا طریقہ نمونہ بندی کہلاتا ہے'، (علی، ص 251) تحقیق کے لیے امکانی نمونہ بندی کو استعمال کیا گیا ہے۔

لال مسجد آپریشن کا پس منظر

لال مسجد انتظامیہ اور حکومت کے دوران تنازعہ گزشتہ چھ ماہ سے جاری تھا، لال مسجد کے شعبہ دارالافتاء نے وزیر سیاحت نیلوفر بختیار کے ایک غیر ملکی کے ساتھ فری فالنگ کا مظاہرہ کرنے اور تصاویر بنوانے پر فتویٰ جاری کیا کہ وزیر سیاحت کا یہ فعل غیر شرعی ہے اور نیلوفر کے اس عمل سے پوری قوم کا سر شرم سے جھک گیا ہے اس لیے وہ توبہ کریں، حکومت سے وزیر کو برطرف کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ فتویٰ میں سورہ

احزاب کی آیت کا بھی ذکر کیا۔(اسٹاف رپورٹر، ایکسپریس اخبار 2007، ص1)، لال مسجد انتظامیہ کی جانب سے شریعت کے اعلان کے بعد جامعہ حفصہ کی طالبات نے فحاشی و عریانی کے خلاف مہم کا آغاز کرتے ہوئے اسلام آباد میں ایک مساج سینٹر سے شمیم آنٹی نامی خاتون سمیت ان کی بیٹی، بہو اور پوتی کو اغوا کر کے الزام عائد کیا کہ وہ فحاشی کا اڈا چلاتی ہیں، جبکہ ان ہی طالبات نے کارروائی کے لیے آنے والی پولیس اہلکار کو بھی یرغمال بنا لیا تھا۔ دوسری جانب لال مسجد کے مہتمم مولانا عبدالرشید نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا تھا کہ جامعہ حفصہ کی طالبات نے فحش اور عریاں فلموں کے خلاف ایک مہم کا اعلان کیا اور رہائشی علاقوں میں قائم دکان داروں سے استدعا کی ہے کہ وہ اس طرح کی فلموں کی خرید و فروخت بند کر دیں۔ اس مہم کے اعلان میں فحاشی اور شراب کے علاوہ آڈیوز اور ویڈیوز شاپ ختم کرنے کی ہدایت کے ساتھ ہی خودکش حملوں کی دھمکیاں دی گئیں (روزنامہ ایکسپریس 9 اپریل 2007، ص1) لال مسجد کی انتظامیہ نے 18 اپریل 2007 کو لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی حدود میں شریعت کے نفاذ کا اعلان کر دیا جس کے بعد اسلام آباد کی ویڈیوز کی دکانیں ایک ماہ کے لیے بند کرنے کی ہدایت کی گئی جب کہ شرعی فیصلوں کے لیے دس علماء پر مشتمل شرعی کورٹ بنانے کا اعلان کرتے ہوئے حکومت سے پانچ لاکھ فحاشی کے اڈے بند کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ (روزنامہ جنگ 18 اپریل، 2007، ص1) دوسری جانب لال مسجد انتظامیہ کی جانب سے شریعت کے اعلان پر سیاسی جماعتوں کا شدید ردعمل سامنے آیا اور حکومت کو اپنی رٹ قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔(روزنامہ جنگ 30 مارچ 2007، ص1) تنازع کے شدت اختیار کرنے پر سیاسی و مذہبی جماعتوں اور تنظیموں نے لال مسجد انتظامیہ اور حکومت سے مذاکرات کیے تاہم مذاکرات کی ناکامی کے بعد لال مسجد میں فوجی آپریشن سائلنس شروع کر دیا گیا جس میں آٹھ سیکورٹی اہل کاروں سمیت 70 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

سانحہ لال مسجد پر روزنامہ 'جنگ' میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا خلاصہ و ماحصل :

لال مسجد اور حکومت کے درمیان شروع ہونے والے تنازعے کے آغاز ہی سے روزنامہ جنگ نے نمایاں خبریں شائع کر کے معاملے کی سنگینی کو اجاگر کیا تھا۔ اخبار نے لکھا کہ بدکاری کے الزام میں جامعہ حفصہ کی

طالبات نے 3 خواتین کو اغوا کر لیا تھا (روزنامہ جنگ، 9 اپریل 2007، ص 1) اخبار نے اپنی رپورٹ میں ملک کے نامور علماء و اکابرین اور قانونی ماہرین سے لال مسجد کے مسئلے پر آراء لیں، جس کے مطابق ماہرین کا کہنا تھا کہ جامعہ حفصہ میں جس قسم کے واقعات ہوئے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے حکومت کو اپنی رٹ قائم کرنا ہوگی۔ (30 روزنامہ جنگ مارچ 2007، ص 1) سیکیورٹی کی صورت حال پر اخبار نے تحریر کیا کہ جامعہ حفصہ کی سرگرمیاں نہ روکی گئیں تو قانون کی حکم رانی مشکل ہو جائے گی کیوں کہ قومی سلامتی کے اداروں کی رپورٹ کے مطابق جامعہ حفصہ کی طالبات لال مسجد انتظامیہ کی سربراہی میں کام کر رہی تھیں (آن لائن نیوز ایجنسی، 2007، ص 1)۔ خفیہ اداروں کے ذرائع سے ایک خبر میں بیان کیا گیا کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے خلاف کارروائی کی گئی تو خودکش حملے ہو سکتے ہیں اور ان کے خلاف آپریشن کیا گیا تو ایک سو پچاس افراد کی جانیں ضائع ہو سکتی ہیں کیوں کہ مسجد اور مدرسے کی حدود میں تین ہزار خواتین اور چھ سو مرد موجود ہیں (روزنامہ جنگ، 5 جولائی 2007، ص 1)۔ اس مسئلے کی شدت کو دیکھتے ہوئے اس وقت کے وزیر اعظم شوکت عزیز نے جامعہ حفصہ کو متبادل جگہ منتقل کرنے کا فیصلہ کیا۔ لال مسجد تنازع کے حل کے لیے امام کعبہ شیخ القران عبید الرحمٰن السدس بن عبدالعزیز کی جانب سے بھی بیان سامنے آیا کہ لال مسجد کی انتظامیہ اپنے مقاصد کے لیے بچوں اور عورتوں کو استعمال نہ کرے اور جہاد کے اعلان کی مجاز صرف حکومت ہے، (روزنامہ جنگ 30 مارچ، 2007 ص 1)۔ اس مسئلے کی شدت کو دیکھتے ہوئے اخبار نے ایک خبر میں تحریر کیا کہ لال مسجد کے مولانا ولن کا کردار ادا کر رہے ہیں اور اپوزیشن کے اپنے مقاصد ہیں لیکن لال مسجد واقعے کے نتائج سب کو بھگتنا سب کو پڑیں گے کیوں کہ حکومت نے معاملے کو پرامن طریقے سے حل کرنے کی کوشش ہی نہیں کی ہے (عباسی ،6 جولائی 2007، ص 1)۔ جب حالات خراب ہونے لگے تو اس وقت حکومت نے چوہدری شجاعت حسین کو مولانا برادرز سے مذاکرات کرنے کے لیے بھیجا، جن کے درمیان معاہدہ طے پا گیا تھا مگر حالات قابو میں نہیں آئے تو اس وقت کے صدر پرویز مشرف نے خواہش ظاہر کی کہ لال مسجد انتظامیہ سے دوبارہ مذاکرات کیے جا ئیں تاکہ بے گناہ افراد نہ مارے جائیں۔ (عباسی، 8 جولائی 2007 ص 1) اخبار نے اس معاملے کے ایک دوسرے پہلو پر تحریر کیا کہ لال مسجد تنازع کے ذریعے درحقیقت عدالتی بحران سے توجہ ہٹانا ہے۔ اخبار نے اس

تناظر کے پس منظر، وجوہ اور دیگر تمام پہلوؤں کو بھی تحریر کیا اور لال مسجد تنازع پر پرویز مشرف کی پوزیشن سے بھی آگاہ کیا۔ معاشرے کے آزاد خیال طبقے نے صدر کے لال مسجد آپریشن کا خیر مقدم کیا مگر مذہبی حلقوں کی جانب سے وہ ردعمل سامنے نہیں آیا جس کی توقع کی جارہی تھی۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے ذرائع سے اخبار نے عبدالرشید غازی کی زندگی کا پس منظر تحریر کیا ''عبدالرشید غازی نوعمری میں مغربی لباس پہنتے اور مخلوط محافل میں شرکت کرتے تھے اس لیے ان کے والد نے ان کو اپنی جائیداد سے عاق کر دیا تھا (رائٹر، 5 جولائی 2007، ص 1)''۔ اس کے ساتھ ہی ایک تفتیشی خبر میں بتایا گیا کہ لال مسجد کے طلبہ کے پاس جدید اسلحہ موجود ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کے پیچھے خفیہ ہاتھ ملوث ہے (روزنامہ جنگ، 5 جولائی 2007، ص 1)۔ آپریشن پر اخبار نے تحریر کیا کہ حکومت کی کارروائی بروقت ہے تاہم حکومت نے ہی جامعہ حفصہ کو پھلنے پھولنے دیا مگر اب ریاست کے دفاع کے لیے جو کام کیا وہ خوش آئند ہے لیکن اس آپریشن کے بعد تلخ نتائج بھی سامنے آئیں گے کیوں کہ لال مسجد انتظامیہ نے عورتوں اور بچوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کیا (روزنامہ جنگ، 11 جولائی 2007، ص 1)۔ ایک جامع تفتیشی خبر میں تحریر کیا گیا کہ لال مسجد آپریشن کا فیصلہ پرویز مشرف نے فوجی قیادت کے ذریعے کیا اس بارے میں وفاقی وزراء کو بھی اعتماد میں نہیں لیا گیا اور جو معاہدہ لال مسجد اور چوہدری شجاعت کے درمیان طے ہوا تھا اس میں تبدیلی کرائی گئی اور حتمی فیصلہ کرتے وقت وفاقی وزرا کو بھی لاعلم رکھا گیا۔ آپریشن میں انتہائی تربیت یافتہ کمانڈوز نے حصہ لیا۔ (عباسی 11 جولائی 2007، ص 1) لال مسجد کے اندر کا نقشہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے کمانڈوز کو آپریشن کے دوران شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا (بٹ، 11 جولائی 2007، ص 1)۔ اس آپریشن کا دوسرے پہلو پر اخبار نے تحریر کیا کہ صدر پرویز مشرف غلطی پر غلطی کر رہے ہیں اور انھیں تین سوالات کے جواب دینا ہوں گے، اول یہ کہ آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر اور دارالحکومت میں لال مسجد بحران کیوں کر پیدا ہوا اور یہ عدلیہ بحران کے دوران ہی کیوں پیدا ہوا، لال مسجد انتظامیہ کے ردعمل میں اتنی تاخیر کیوں کی گئی؟ لال مسجد آپریشن جیسے واقعات پاکستان کی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دہری پالیسی کا واضح ثبوت ہیں۔ (روزنامہ جنگ، 11 جولائی 2007، ص 1) آپریشن کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال پر اخبار نے لکھا کہ حکومت نے جامعہ حفصہ کو منہدم کر کے وہاں اتوار بازار لگانے

کا فیصلہ کیا ہے۔ آپریشن کے بعد ملک میں سوگواری کی فضا پیدا ہوگئی اور جو علماء مذاکرات میں شریک تھے، آپریشن کے بعد انتہائی دکھی دکھائی دے رہے ہیں۔(روزنامہ جنگ، 12 جولائی 2007، ص1) لال مسجد آپریشن پر اٹھنے والے سوال پر اخبار نے بیان کیا کہ حکومت اور خفیہ اداروں کی جانب سے کہا جا رہا تھا کہ لال مسجد کے اندر خودکش حملہ آور، غیر ملکی دہشت گرد موجود تھے مگر حقائق سے معلوم ہوا ہے کہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں تھا اس طرح کی رپورٹس خفیہ اداروں کے خلاف ایک چارٹ شیٹ بنتی ہے۔(عباسی، 12 جولائی 200,, ص1) ایک اہم پہلو پر توجہ دلاتے ہوئے اخبار نے تحریر کیا کہ فوجی حکام کے دعوؤں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ لال مسجد اور جامعہ سے ایٹم بم، ٹینکوں کے سوا سب کچھ برآمد ہوا اور اگر یہ دعویٰ مان لیا جائے تو پھر یہ خفیہ اداروں کے خلاف کھلی چارج شیٹ ہے کیوں کہ خفیہ اداروں کو اس کا جواب دینا ہوگا کہ آئی ایس آئی اور آئی بی کے ہیڈ کوارٹر سے دوکلومیٹر دور اس مقام پر اتنا اسلحہ کیسے آیا۔(عباسی 3 1 جولائی 2007، ص1) رپورٹ میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ خفیہ ادارے سیاست دانوں، صحافیوں، ججوں، بیوروکریسی کے افسران کی جاسوسی میں لگے ہوئے ہیں یا حکومت بنانے اور گرانے میں مصروف ہیں، ملک میں کیا ہو رہا ہے اس پر ان کی کوئی توجہ نہیں، آپریشن لال مسجد کے متعدد اہم سوالات کے جوابات غائب ہیں۔ (بٹ، 13 جولائی 2007، ص1)۔ اخبار نے لکھا کہ خدشہ ہے کہ لال مسجد آپریشن کے دوران تین سو ہلاکتیں ہوئیں جن میں سکیورٹی اہل کار، خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔(آن لائن نیوز ایجنسی، 13 جولائی 2007، ص1) فوجی آپریشن کے دیگر پہلوؤں پر توجہ مبذول کراتے ہوئے تحریر کیا کہ بہت سے اہم سوالات کے جوابات ابھی باقی ہیں جو لوگوں کے ذہنوں کو الجھا رہے ہیں، جتنی کم ہلاکتوں کا دعویٰ کیا گیا اسے ماننے سے انکاری ہیں کیوں کہ آپریشن کے وقت چھ سو طلبا و طالبات وہاں موجود تھے مگر ہلاکتیں صرف ۷۵ ظاہر کی گئیں اور جتنے زیادہ اسلحے کی برآمدگی کا دعویٰ کیا گیا اتنی تعداد میں اسلحہ جنگ لڑنے کے لیے کافی تھا۔ ایک خبر میں بتایا گیا کہ آپریشن کے بعد لاپتا طلبا کے لواحقین اپنے پیاروں کی تلاش میں در بدر پھر رہے ہیں۔(آن لائن نیوز ایجنسی، 13 جولائی 2007، ص1) لال مسجد آپریشن کے بعد صحافیوں کو لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا دورہ کرایا گیا جس میں ایک کمرہ دکھاتے ہوئے فوجی حکام نے بتایا کہ یہاں پر ایک خودکش حملہ آور نے خود کو

دھماکے سے اڑا لیا تھا؛ جبکہ حقائق کا جائزہ لینے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ خودکش حملہ آور بغیر کسی ہدف کے اپنے آپ کو کیوں اڑائے گا۔ جب کہ طلبا و طالبات کی اشیاء دیکھ کر لگتا ہے کہ مذکورہ طلبہ غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے (ظافر، 14 جولائی 2007، ص 1)۔ چشم دید گواہوں سے پتا چلتا ہے کہ اس آپریشن میں دو سو سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے۔ فوج نے آپریشن کے دوران جدید اسلحہ کا استعمال کیا تھا اور ایسے آلات کا استعمال کیے تھے جن کے ذریعے دیوار کے پیچھے موجود انسانوں کی موجودگی کا پتا لگایا جاسکتا ہے۔ اس آپریشن کے بعد لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا صرف 20 فی صد حصہ دیکھنے کی اجازت دی گئی تھی (عباسی 15 جولائی 2018، ص 1)۔ ایک خبر میں یہ بھی انکشاف کیا گیا کہ جس چینی مساج سینٹر کی خواتین کو جامعہ حفصہ کی طالبات نے یرغمال بنایا تھا وہاں پر ایک وفاقی وزیر بھی مستقل گاہک تھے۔ جامعہ حفصہ میں عام لوگوں کے علاوہ آئی ایس آئی سمیت اعلیٰ شخصیات کی بیگمات اور بچیاں بھی زیر تعلیم تھیں۔ (بٹ 15 جولائی 2007، ص 1)۔ لال مسجد آپریشن صدر پرویز مشرف نے خفیہ اداروں کے ساتھ مل کر ترتیب دیا تھا اس آپریشن میں اخبار نے عبدالستار اور بلقیس ایدھی کے تاثرات کو بھی خبر کا حصہ بنایا، جس میں دونوں نے کہا کہ مذاکرات سے قبل ہی فوج نے لال مسجد کے اطراف میں بڑے پیمانے پر مورچے بنا رکھے تھے جس سے ایسا لگ رہا تھا کہ آپریشن کا ارادہ ہے۔ (علی 16 جولائی 2007، ص 1) اخبار نے ایک خبر میں یہ بھی تحریر کیا کہ لال مسجد آپریشن پر وزراء کی اکثریت خاموش رہی۔ (بٹ 16 جولائی 2007، ص 1) لال مسجد آپریشن کے دوران گرفتار کیے جانے والے ایک سو ستاون طلبہ کے خلاف حکومت نے ایف آئی آر درج کرنے کا فیصلہ کیا۔ (خالد 16 جولائی 2007، ص 1) اخبار نے تحریر کیا کہ لال مسجد سانحہ دراصل سول و اسٹیبلشمنٹ کے درمیان جنگ اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا نتیجہ ہے۔ (چوہدری، 16 جولائی 2007، ص 1) لال مسجد آپریشن سے فوج کی نیک نامی کو شدید دھچکا لگا ہے اور آپریشن پر عدالتی کمیشن کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ (عباسی، 17 جولائی 2007، ص 1) چیف جسٹس کے فیصلے سے متعلق لال مسجد آپریشن دراصل چیف جسٹس کے معاملے کو لوگوں کی نظروں سے ہٹانے کے لیے کیا گیا ہے مگر چیف جسٹس کا فیصلہ حکومت کے لیے بڑا دھچکا ہوسکتا ہے۔ (عباسی، 17 جولائی 2007، ص 1) اخبار نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے مستقبل کے بارے میں

تحریر کیا کہ حکومت نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کو منہدم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔(خالد، 23 جولائی 2007، ص 1)

سانحہ لال مسجد پر روزنامہ 'ڈان' میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا خلاصہ و ماحصل:

لال مسجد تنازع پر اخبار نے اپنی رپورٹ میں تحریر کیا کہ معاملات کو قابو میں لانے اور مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کے لیے حکومت نے چوہدری شجاعت کو لال مسجد بھیجا، جس پر چوہدری شجاعت نے لال مسجد انتظامیہ کے علماء کو یہ یقین دہانی کرائی کہ اسلام آباد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے گرائی گئی 7 مساجد دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے حکومت تیار ہے۔(حسن، 12 اپریل 2007، ص 1) اخبار نے لال مسجد آپریشن کے بعد علاقہ مکینوں کو حائل درپیش مشکلات کو بھی شائع کیا (کیانی 19 جون 2007، ص 1) اور لال مسجد اور انتظامیہ کے تاریخی پس منظر کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ مولانا عبدالرشید غازی کے والد کو سابق فوجی سربراہ یحییٰ خان نے لال مسجد کی باگ ڈور سونپی تھی (سید 6 جولائی 2007، ص 1) اور لال مسجد انتظامیہ کے ہمیشہ سے اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ اچھے تعلقات رہے، ضیاء دور میں بھی لال مسجد انتظامیہ کے ساتھ تعلقات خوش گوار رہے تاہم آپریشن کے دوران عبدالرشید غازی کے فرار ہونے پر اخبار نے لکھا کہ مولانا عبدالعزیز کی جانب سے برقعہ پہن کر فرار ہونے کی خبر کو عالمی میڈیا نے خصوصی کوریج دی اور یہ معاملہ عالمی میڈیا میں موضوع بحث بنا رہا۔(اے ایف پی 6 جولائی 2007، ص 1) اخبار نے فوجی آپریشن کے ضمن میں یہ نکتہ اٹھایا کہ آخر حکومت لال مسجد کے تنازع کا حل فوجی آپریشن کے علاوہ کسی اور طریقے سے کیوں نہیں چاہتی، تنازع کے پرامن حل کے لیے متحدہ مجلس عمل کے رہنما مذاکرات کے لیے لال مسجد میں داخل ہونا چاہتے تھے مگر ایسا کرنے سے فوج نے روک دیا۔(رضا، 6 جولائی 2007، ص 1) فوجی آپریشن کے دوران اخبار نے کرفیو کے نفاذ سے شہریوں کو پیش آنے والی مشکلات بھی بیان کیں (خان، 8 جولائی 2007، ص 1) اور لال مسجد انتظامیہ کے بارے میں اہم سوال اٹھائے کہ لال مسجد میں موجود انتہا پسند کون ہیں، ان کی پشت پناہی کون کر رہا ہے۔ مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز اور ان کے بھائی عبدالرشید اور ان کی اہلیہ کے بارے میں بھی

خبریں شائع کیں کہ وہ کتنے تشدد پسند ہیں۔(روزنامہ ڈان،9جولائی 2007،ص1)اخبار نے ایک رپورٹ میں عالمی میڈیا پر لال مسجد تنازع کے معاملے کی خصوصی کوریج اور شائع ہونے والی خبروں کا جائزہ لیا جس میں واشنگٹن پوسٹ نے مشرف کی پالیسیوں پر سخت تنقید کی(ڈان نیوز،10جولائی 2007،ص1)، جب کہ لال مسجد کا دورہ کرنے والے صحافیوں کے تاثرات میں اخبار نے لکھا کہ لال مسجد کی چھلنی دیواروں کو دیکھ کر صحافی لرز گئے تھے۔(اصغر،16جولائی 2007،ص1)لال مسجد آپریشن کے بعد ملک کی صورت حال سنگین ہو چکی ہے اور ملک اس کا متقاضی نہیں ہے (عباس،18جولائی 2007،ص1)، کیوں کہ لال مسجد کا تنازع جس طرح حل کیا گیا ہے وہ طریقہ کار درست نہیں تھا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ ملک طالبانائزیشن کا بھی متحمل نہیں ہوسکتا تھا۔لال مسجد آپریشن کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کے بارے میں لکھا کہ وہ اپنے پیاروں کی نعشوں کو تلاش کرنے کے لیے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں کیوں کہ ستر نعشوں میں سے ۲۱ افراد کی نعشیں مکمل طور پر جل چکی تھیں۔(شاہد،25جولائی 2007،ص1)

روزنامہ جنگ اور روزنامہ ''ڈان'' میں شائع ہونے والی تفتیشی خبریں

اخبار کا نام	تفتیشی خبریں	کل تعداد
روزنامہ جنگ	36	36
روزنامہ ڈان	11	11

سانحہ لال مسجد پر روزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا موازنہ اور تحقیقی و تجزیاتی رپورٹ:

لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی انتظامیہ کی جانب سے شریعت کے اعلان اور اسلام آباد میں مساج سینٹر سے خاتون کو یرغمال بنانے کے بعد سے شروع ہونے والے تنازعے کے آغاز کے ساتھ ہی اخبارات نے معاملے کی حساسیت کے پیش نظر اپنی رپورٹس میں لال مسجد کی انتظامیہ کی جانب سے اٹھائے گئے اس اقدام پر

کھل کر رائے زنی کی، مختلف مکاتب فکر کے افراد اور قانون دانوں سے آراء لیں، صورت حال کے اسباب پر کئی تحقیقاتی رپورٹس شائع کیں جن میں بتایا گیا کہ لال مسجد کی انتظامیہ کا موقف سخت گیر ہے تاہم لال مسجد تنازعے کو اٹھانے کا مقصد جنرل پرویز مشرف کو فائدہ دینا بھی ہے۔ روزنامہ جنگ نے لال مسجد کے تنازعے پر کئی پہلوؤں سے تفتیشی خبریں شائع کیں جن میں بتایا گیا کہ لال مسجد تنازع پرویز مشرف کو فائدہ دینے کے لیے شروع کیا گیا اور اس کا انتخاب چیف جسٹس کی معزولی کے خلاف تحریک کے دوران ہی شروع کرنے پر کئی سوالات نے جنم لیا ہے۔ جب کہ روزنامہ ڈان نے لال مسجد تنازع کے کئی دیگر پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور معاشرے پر اس کے اثرات سے متعلق خبریں شائع کیں۔ جن میں بتایا گیا کہ لال مسجد کے معاملے کو بین الاقوامی میڈیا بھی خصوصی اہمیت دے رہا ہے اور اس کی ٹائمنگ پر شک کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خبروں میں بتایا گیا کہ مذاکرات جنرل پرویز مشرف نے ناکام کروائے جس کا مقصد لال مسجد پر آپریشن کرنا تھا۔ لال مسجد انتظامیہ کے خلاف فوجی آپریشن پر روزنامہ جنگ نے کئی رپورٹس شائع کیں، جن میں بتایا گیا کہ انٹیلی جنس اداروں نے لال مسجد کے اندر موجود افراد کے بارے میں جس طرح کی رپورٹس پیش کیں وہ حقائق کے سراسر برخلاف ہیں۔ اگر یہ رپورٹس درست مان لی جائیں تو پھر یہ رپورٹس ان انٹیلی جنس اداروں کے خلاف کھلی چارج شیٹ ہیں کہ آئی ایس آئی کے ہیڈ کوارٹر سے چند کلومیٹر دور لال مسجد کے اندر اتنا اسلحہ کیسے پہنچا؟ جب کہ روزنامہ ڈان نے اپنی رپورٹ میں بیان کیا کہ لال مسجد سے متعلق خفیہ اداروں کی رپورٹس ناقص اور غلط ثابت ہوئی ہیں اور حقائق ان کے برخلاف ہیں۔ لال مسجد کے دورے کے دوران کی روداد میں اخبارات نے حقائق بیان کیے کہ لال مسجد آپریشن کے حقائق وہ نہیں جو فوج اور حکومت کی جانب سے بتائے جا رہے ہیں۔ حقائق یہ ہیں کہ آپریشن میں حکومت کی جانب سے مرنے والوں کے اعداد و شمار حقائق سے مطابقت نہیں رکھتے اور حالات و شواہد مرنے والوں کی تعداد کئی گنا زیادہ بتاتے ہیں۔ اخبارات نے لال آپریشن کے مستقبل پر پڑنے والے اثرات کا بھی جائزہ لیا اور کئی تحقیقاتی رپورٹس شائع کیں۔ سانحہ لال مسجد تنازعے پر روزنامہ جنگ نے 39 اور روزنامہ ڈان نے 11 تفتیشی خبریں شائع کیں۔ دونوں اخبارات نے سانحے کے پس منظر اور واقعے کے ایک ایک پہلو کو تفصیل سے بیان کیا۔ ملکی تاریخ میں پہلی بار دیکھنے میں آیا کہ آپریشن میں فوج کے براہ راست

ملوث ہونے کے باوجود ذرائع ابلاغ نے لال مسجد تنازعے کے حل کے لیے فوجی آپریشن پر تنقید کی اور جنرل پرویز مشرف کی پالیسوں سے کھل کر اختلاف کرتے ہوئے فوجی آپریشن سے متعلق متعدد تحقیقاتی رپورٹس شائع کیں۔ 2012 میں لال مسجد آپریشن کی تحقیقات کے عدالتی کمیشن بنایا گیا 8 فروری 2018 کو عدالتی کمیشن نے آپریشن کی مکمل ذمہ داری سابق صدر (ریٹائرڈ) جنرل پرویز مشرف اور اس وقت کے وزیراعظم شوکت عزیز اور ان کے سیاسی اتحادیوں پر ڈالی۔ جبکہ اسلام آباد ہائیکورٹ نے غازی عبدالرشید کے بیٹے ہارون رشید کی اپیل پر جنرل پرویز مشرف کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ تمام مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

حوالہ جات

☆ آن لائن نیوز ایجنسی (23اپریل 2007) جامعہ حفصہ کو متبادل جگہ منتقل کرنے کا فیصلہ' روزنامہ جنگ کراچی ص1

☆ آن لائن نیوز ایجنسی (23اپریل 2007)' جامعہ حفصہ کی کارروائیاں نہیں روکی گئی تو قانون کی حکمرانی مشکل ہو جائے گی'، روزنامہ جنگ کراچی ص1

☆ آن لائن نیوز ایجنسی (12 جولائی 2007)' جامعہ حفصہ کے نزدیک نالے میں کئی لاشیں پڑی ہیں ، رہائشی کا انکشاف، روزنامہ جنگ کراچی ص1

☆ آن لائن نیوز ایجنسی ((13 جولائی 2007)' لال مسجد آپریشن میں 300 افراد جاں بحق ہوئے'، روزنامہ جنگ کراچی ص1

☆ آن لائن نیوز ایجنسی (13 جولائی 2007)' حکومت بتائے کہ ہمارے بچے زندہ ہیں یا شہید ہوگئے ، والدین کی آہ وبکا ' روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ آن لائن نیوز ایجنسی (13 جولائی 2007) جامعہ حفصہ کے تہہ خانوں سے اہم دستاویزات اور کمپیوٹر برآمد، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ ایکسپریس نیوز (9اپریل 2007) نیلوفر غیر محرم کے ساتھ تصاویر پر توبہ کرے، روزنامہ ایکسپریس کراچی

☆ اسٹاف رپورٹر (30 مارچ 2007) جامعہ حفصہ اور ٹانک جیسے واقعات کی اسلام میں اجازت نہیں ہے، حکومت اپنی رٹ قائم کرے، روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ اصغر محمد (16 جولائی 2007)' میڈیا کو لال مسجد آپریشن سے دور رکھا' روزنامہ ڈان کراچی، ص1

☆ بٹ طارق (11 جولائی 2007)' لال مسجد احتیاط سے کام نہ لیا جاتا تو مزید نقصان ہوسکتا تھا' روزنامہ جنگ کراچی ،ص1

☆ بٹ طارق (13 جولائی 2007) آپریشن لال مسجد متعدد اہم سوالات کے جوابات غائب ہیں' روزنامہ جنگ کراچی ص1

☆ بٹ طارق (15 جولائی 2007) جامعہ حفصہ میں ایوان صدر کی ایک اہم شخصیت کی اور آئی ایس آئی کے افسر کی بچیاں اور فوجی افسر کی بیوی بھی پڑھتی تھیں' روزنامہ جنگ کراچی ص1

☆ بٹ طارق (16 جولائی 2007) لال مسجد آپریشن میں بہت کم وزراء نے دفاع کیا، اکثریت خاموش رہی'' روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ جنگ نیوز (11 جولائی 2007)'22 جنوری کو شروع ہونے والا حکومت، لال مسجد تنازعہ سیکڑوں اموات کا نتیجہ'روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ جنگ نیوز (5 جولائی 2007)'عبدالرشید غازی پینٹ شرٹ پہنتے، مخلوط محفلوں میں جاتے والد کے قتل کے بعد سوچ بدلی
، برطانوی خبر رساں ادارہ
، روزنامہ جنگ، کراچی ص ا

☆ جنگ نیوز (5 جولائی 2007)'لال مسجد انتظامیہ کہ طاقتور حلقوں میں خفیہ حمایت حاصل ہے۔ برطانوی ریڈیو'روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ حسن احمد (12 جولائی 2007)'لال مسجد انتظامیہ کے مطالبات پر حکومت کو راضی کرنے کی یقین دہانی' روزنامہ ڈان کراچی، ص1

☆ خالد حنیف (16 جولائی 2007)'لال مسجد 157 گرفتار طلبہ کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا اصولی فیصلہ'روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ خالد حنیف (23 جولائی 2007)'لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی عمارت کو خطرناک قرار دے دیا' روزنامہ جنگ کراچی ص1

☆ خان شیر باز (8 جولائی 2007)' کرفیو سے شہریوں کے علاوہ مریضوں کو بھی شدید تکلیف'روزنامہ ڈان کراچی، ص1

☆ ڈان نیوز (9 جولائی 2007)'انتہا پسند کون'، روزنامہ ڈان کراچی ص1

☆ رضا سید عرفان (6 جولائی 2007)'لال مسجد تنازعہ کا حل فوجی آپریشن ہی ہے'روزنامہ ڈان کراچی، ص1

☆ زبیری احمد نثار (2009) تحقیق کے طریقے، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، ص232

☆ شاہد جمال (26 جولائی 2007)'لال مسجد آپریشن میں لاپتہ ہونے والوں کے لواحقین، دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، روزنامہ ڈان کراچی

☆ ظافر محمد صالح (14 جولائی 2007)'لال مسجد ذاتی اشیاء سے پتا چلا ہے کہ طلبہ کا تعلق غریب گھرانوں سے تھا، روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ عباس ظفر (18 جولائی 2007)'مشرف کی تحریک سچ تھی'روزنامہ ڈان کراچی، ص1

☆ عباسی انصار (11 جولائی 2007)'لال مسجد آپریشن کا فیصلہ صدر مشرف کی بالادستی قائم، کابینہ نظر انداز'روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ عباسی انصار (12 جولائی 2007)''لال مسجد سے بارودی سرنگ ملی نہ یرغمالی، خودکش بمباروں کی اطلاعات بھی بے

بنیاد ثابت ہوئیں، روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ عباسی انصار (13 جولائی 2007) 'اسلحہ کا ڈھیر اگر عسکریت پسندوں کا ہے تو یہ خفیہ ایجنسیوں کے خلاف چارج شیٹ ہے'، روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ عباسی انصار (17 جولائی 2007) 'لال مسجد سانحہ کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے' روزنامہ جنگ کراچی ص1

☆ عباسی انصار (17 جولائی 2007) 'چیف جسٹس کیس کے فیصلے پر لال مسجد کی ہلاکتوں سے توجہ ہٹائی جائے گی' روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ علی اعظم (16 جولائی 2007) تنازعہ لال مسجد کے تصفیے کی تمام کوششیں نادیدہ قوتیں ناکام بنا رہی تھیں، ایدھی'، روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ علی صفدر پروفیسر (2001) صحافت، عزیز پبلشر اردو بازار لاہور، ص251

☆ کیانی کفیل (6 جولائی 2007) 'لال مسجد منتظمین کے ماضی کے حکمرانوں سے خوش گوار تعلقات رہے' روزنامہ ڈان کراچی، ص1

☆ مانیٹرنگ ڈیسک (12 جولائی 2007) جامعہ حفصہ منہدم کر کے وہاں پر اتوار بازار لگانے کا فیصلہ' روزنامہ جنگ کراچی ص1

☆ نامہ نگار (10 جولائی 2007)، 'عالمی خصوصاً امریکی میڈیا کی لال مسجد تنازعہ پر گہری دلچسپی' روزنامہ ڈان کراچی، ص1

☆ نمائندہ جنگ (9 اپریل 2007) 'بدکاری کا الزام جامعہ حفصہ کی طالبات نے 3 خواتین کو اغوا کر لیا' روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ نمائندہ جنگ (15 اپریل 2007) لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے خلاف کارروائی پر خودکش حملے ہو سکتے ہیں' خفیہ اداروں کا انتباہ، روزنامہ جنگ کراچی، ص1

☆ واشنگٹن پوسٹ (11 جولائی 2007) سانحہ لال مسجد مشرف کو 3 سوالات کے جوابات دینا ہوں گے، امریکی اخبار۔ روزنامہ جنگ کراچی، ص1